نمبر ۲ — قادیان دار الامان - ۱۶ شعبان ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ — جلد ۱

البدر

منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ اس اخبار کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ پرچہ پہونچا جسکو پڑہکر دل بہت خوش ہوا اور پرانی آرزو دل کی بر آئی ہے اسکا ہزار ہا نسخے خریدار ہوں اور خریداروں کے واسطے کوشش کروں گا۔

ایک ارزاں اخبار کی جسقدر ضرورت ہماری جماعت کو تھی مجھے امید ہے کہ کوئی دل ہی ایسا ہوگا جو اسے محسوس نکرتا ہوگا اسوقت تک خدا کے فضل سے اگرچہ احمدیہ جماعت کی تعداد ایک لاکھہ سے زیادہ ہے مگر کثیر حصہ اسکا ایسا بھی ہے کہ جس کو قادیان کی خبریں حضرت مسیح موعود کے حالات شاذ و نادر ہی پہونچتے ہیں۔ دستور ہے کہ جب کان میں ایک بات بار بار پڑتی ہے تو وہ کچھہ نہ کچھہ اپنا اثر ضرور کرتی ہے۔ اور جنکے کانوں تک کوئی بھی بات نہ پہونچے تو وہ ترقی کرنے میں بہت سست رہتے ہیں اس لئے میں اپنے جوشیلے بہائیوں اور اشاعت حق کے سچے دلدادوں سے ملتمس ہوں کہ ایسے غافل دلونکو وہ ضرور بیدار کریں اور انکو تحریک کریں کہ وہ اس پرچہ سے مستفید ہوں اس پرچہ کی خریداری کے لئے کوئی بڑی رقم جیب سے نکالنی نہیں پڑتی ایک دہیلے سے بھی کم روزانہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور جو بھائی صاحب استطاعت ہیں انکو چاہیئے کہ غربا اور مساکین بہائیوں کے نام جاری کرادیں تاکہ وہ اس سے مستفید ہو کر اُنکے حق میں دعا کریں۔ آپکے بعض بعض دوست اور اقارب فاصلہ پر رہتے ہیں اُنکے نام اخبار جاری کرا کر صلہ رحمی کا حق ادا کرنے کا عمدہ موقعہ ہے۔ اور اس صورتمیں آپکو دوہرے ثواب ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنکے نام آپ پرچہ جاری کرادیں گے اس طریق سے آپکی طرف سے تبلیغ کا حق ادا ہوتا رہیگا۔ پھر اگر اُنکے دلوں نے کچھہ اثر قبول کیا تو جو عمل صالح وہ بجا لاویں گے اُس کے ثواب میں آپ بھی شریک ہونگے۔ تیسری یہ کہ سردست البدر کو جو ایک بڑی امداد کی ضرورت ہے اُسکا ایک حصہ پورا ہوتا رہیگا۔ (خاکسار ایڈیٹر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی توجہ عالیہ گذشتہ ایام میں اسطرف بھی مبذول رہی ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں سے مخالفین جو طریق بحث اختیار کرتے ہیں اُسمیں بہت دہوکہ ہوتا ہے چنانچہ اسکے متعلق حضرت اقدس نے تقریریں بھی کی ہیں جو انشاء اللہ اپنی باری پر شائع ہونگی۔ سردست موٹے موٹے امور ہم یہاں درج کر دیتے ہیں۔

(۱) بحث اُسوقت اور اُسجگہ ہو کہ کسیطرح کے فساد یا نقض امن کا ہرگز اندیشہ نہ ہو۔ (۲) ہر ایک بحث میں قرآن کریم کو مقدم اور حکم رکھا جاوے اور سب سے پہلے ہی فیصلہ ہو کہ فریق مخالف اسے مقدم رکھتا ہے کہ نہیں (۳) منہاج نبوت سے طریق استدلال کو مخالف کے آگے حجت پیش کیا جاوے (۴) سوالات متنازعہ فیہ فریقین کیطرف سے مقرر ہو جاویں اور کوئی فریق اُس سے باہر نہ جاوے اور جب تک یہ نہ ہو۔ مباحثہ نہ ہو (۵) وقت کی تعین میں ضرور وسعت کا خیال رکہا جاوے اگر وقت تنگ ہو تو ہرگز بحث نہ کی جاوے (۶) آج کل عموماً لوگ خیانت پیشہ ہیں اور بعض غلط حوالہ صرف عوام الناس پر اثر ڈالنے کے لئے دیدیتے ہیں اس لئے انکی تصدیق کیواسطے اصل کتاب کو فریق مخالف سے طلب کیا جاوے (۷) بذریعہ دعا کے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کیجاوے اور تقوی کے پہلوؤں کو مد نظر رکہا جاوے تاکہ امداد الہی شامل حال ہو (۸) مداہنہ کا طریق نہ اختیار کیا جاوے اور ہر ایک صداقت کو مہذب اور شائستہ طور پر پیش کیا جاوے (۹) اگر عوام الناس نکتہ رس اور نکتہ شناس نہیں ہیں تو وہاں باریک امور اور معارف نہ بیان کئے جاویں دلائل کا موٹا طرز اختیار کیا جاوے (۱۰) اگر مخالف بہت سے اعتراض یا سوال پیش کرے تو اُنمیں سے ایک کو منتخب کر کے اول جب تک اُسپر فیصلہ نہ ہو لے دوسرے اعتراض یا مسئلہ پر ہرگز کلام نہ کی جاوے۔

دائمی قبض کا مجرب علاج

فرمودہ حکیم نور الدین صاحب

رات کے وقت دودہ یا شوربہ یا پانی پیکر سو وے اور صبح اُٹھکر پھر وہی شے پیوے جو رات کو پی تھی اور پھر اسقدر دیر تک چہل قدمی کرے کہ بدن پر نم آجاوے جب نم آوے تو اُسی وقت رفع حاجت کے لئے بیٹھہ جاوے خواہ رفع حاجت ہو یا نہ ہو مگر اسی طرح برابر ایک ہفتہ یا دو ہفتہ تک کرتا رہے ضرور شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ حکیم صاحب کا بارہا آزمودہ ہے۔

(بقیہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ)

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملوا تا رہا اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

پھر اسکے بعد اذان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جسمیں مشیعہ عورت کا مشیع یہودی عاشق سلومی کا ذکر ہے کہ سلومی مشیع کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی اس لئے اُس مشیع نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا گویا ایک عورت کے واقعہ نے انکی صلیب تک نوبت پہونچائی۔

جسطرح بدظنیاں ان لوگوں نے نکالی ہیں ویسے ہی ہمارا بھی حق ہے۔ انکے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے۔ تیل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ جنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کراتے جاتے ہیں یہ بھی پوچھو کہ گناہ ہے یا نہیں۔ انکو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات انکے ہاتھوں سے لکھے ہیں وہی پیش کرنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دیویں یہ کوئی چھوٹا اعتراض نہیں ہے کہ انکو کنجریوں سے کیا تعلق تھا اور اگر کہو کہ اُس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا ایکطرف توبہ کرتی ہیں ایک طرف پھر موڑتے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔

شراب پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اسکی تخم ریزی مسیح نے کی۔ شراب کے جائز رکھنے سے کروڑہا لوگوں کی گردن پر چھری پھر گئی جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے یہ نشہ ہی کیا شے ہے کہ ایکطرف زندگی کو کھاتا جاتا ہے دوسری طرف زندگی کا شہتیر بھی ہے نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔

ایک نشہ خوار ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دن سے نشہ نہیں ملا اُسکی حالت بہت ردی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی۔ مینے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے بیقرار ہے اسے عادت ہو گی اور اب اسکی زندگی کا گویا جزو ہو گیا ہے اس لئے اُسکو اپنے بیان میں سچا جانکر مینے ایک پیسہ اُسے دیدیا۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس سے حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اُسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہوتا ہے۔

حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شائد نظر سے تو نہیں گذرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہر ایک شے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اُسکی بہنیں بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ اُنسے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جسمیں ایسی تعلیم ہو۔ ہاں ایک صورت ہے کہ نشہ چھوٹ سکے کہ جیلخانہ میں بند ہوں داروغہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شائد عادت چھوٹ جاوے حکیم صاحب نے پھر ایک واقعہ سنایا کہ جو لوگ جیلخانہ میں ہوتے ہیں تو انکو نشہ نہیں ملتا اگر کام میں سستی اور انکار کریں تو سخت سزا ملتی ہے تین تین سال تک پھر وہ نشہ کا نام نہیں لیتے مگر جوں ہی جیلخانہ سے باہر نکلے پھر ایک دم بلا نشہ رہنا انکو موت کے برابر ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اُسوقت بھی منع تھی مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔

شائد کوئی یہ اعتراض کرے کہ اوائل اسلام میں تو حرمت تھی نہیں ۱۳ برس کے بعد حرمت ہوئی۔ تو جواب یہ ہے کہ اسلام تو آہستہ آہستہ صفائی کرتا جاتا تھا اور قوم بن رہی تھی جب قوم بن گئی تو حکم آگیا۔ ابتدا میں تو صحابہ کو یہ معیبت تھی کہ پانی بھی بھولا ہوا ہوگا شراب کا کیا ذکر ہے"

ایک علی حائری نامی شیعہ کے رسالہ کا ذکر ہوا جس میں مصنف نے ہمارے مقابلہ میں اہل سنت کو خطاب کیا ہے کہ تم اور ہم ایک ہیں۔

حضرت نے اُسپر فرمایا کہ سُنیوں کو تو ایک کر لیا اب انکو چاہیئے کہ خارجیوں کو بھی ایک کرے انکا بھی حق ہے پھر کبھی مل کر علی اور عثمان کو گالیاں دے لیا کریں اور کبھی [illegible] کو دے لیا کریں۔

ہمیں خدا نے اس لئے مامور کیا ہے کہ جو حد سے زیادہ شانیں (خدا کی مخلوق کی) بنائی ہوئی ہیں انکو دور کریں اسکے حصہ دار سُنی بھی ہیں اُنمیں بھی شرک بہت پھیلا ہوا ہے۔

پھر حضرت نے آج کے الہام سنائے کہ آج یہ الہام ہوئے۔

الہام یرید ون ان یطفئوا نورک - یرید ون ان یتخطفوا عرضک - انی معک و مع اھلک

فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیں اکیلا کمزور ضعیف پا کر ہماری حمایت پر ہی آسمان سے تار آجاتی ہے۔

پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے نظم در بارہ تائید مشن احمدیہ سنائی۔ پھر نماز عشا پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ ❀

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حسب معمول حضرت اقدس سیر کے لئے نکلے اور طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس موسم میں آجکل عموماً گلٹیاں بغل وغیرہ میں نکلا کرتی ہیں مگر جب تک اُنکے ساتھ کوئی زہریلہ مادہ نہ ہو تب تک طاعون نہیں کہلاتی۔

ایک شخص کے چار سوال دہلی سے آئے تھے جو کہ عیسائیوں کیطرف سے اُسپر ہوئے تھے وہ شیخ یعقوب علی صاحب نے پڑھکر سنائے۔

اول سوال اس مضمون پر تھا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اول کلام تھا اور کلام سے خدا ہوا اور خدا کی روح سے مسیح پیدا ہوا اور قرآن نے بھی اُسے کلمۃ فرمایا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ کلمہ تو میرے الہام میں میرا نام بھی رکھا گیا ہے تم اُسکے معنے بتلاؤ پھر ہم اِسکے بتلائیں گے اگر کہو کہ یہ الہام سچا نہیں تو آؤ اول اسکا فیصلہ کر لیں۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے یؤمن باللہ و کلماتہ - ما نفدت کلمات اللہ تو معلوم ہوا کہ قضا و قدر کا نام ہی کلمہ ہے۔ روح کی دو قسمیں ہوتی ہیں روح الشیطان اور روح اللہ پہلا لفظ ولد الزنا اور دوسرا اصیل پر بولا جاتا ہے۔

دوسرا سوال اس مضمون کا تھا کہ قرآن جو انجیلوں کا مصدق ہے تو کیا انجیل صحیح ہیں فرمایا کہ مصدق کے معنے قرآنی طور پر یہ ہیں کہ جو کچھ صحیح تھا اُسکی تو نقل کر دی اور جو نہیں لیا وہ غلط تھا پھر انجیلوں کا آپس میں اختلاف ہے اگر قرآن نے تصدیق کی ہے تو بتلاؤ کونسی انجیل کی کی ہے قرآن نے یوحنا متی وغیرہ کی انجیل کی کہیں تصدیق نہیں کی ہاں پطرس کی دعا کی تصدیق کی ہے۔

[illegible] تورات کہیں [illegible] اسکی تصدیق قرآن نے کی پہلے تورات تو ایک لاؤ۔ قرآن تو تمہاری تورات کو محرف بتلاتا ہے اور تم میں خود اختلاف ہے کہ تورات مختلف ہیں۔

تیسرا سوال۔ قرآن نے خود رسول اللہ کو کہا ان کنت فی شک مّن ھٰذا۔

فرمایا اول یہ بتلاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم دیا کہ ماں باپ کی عزت کرو اُن کے والدین کہاں تھے ہاں یہ شک کا لفظ اول مسیح پر وارد ہو سکتا ہے کیونکہ اگر وہ قربان اور فدیہ ہونے کے واسطے ہی آیا تھا اور یہ قطعی فیصلہ تھا تو اُسنے کیوں کہا کہ اے خدا یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے معلوم ہوا کہ اُسے ضرور شک تھا۔ قرآن میں جہاں شک کا لفظ ہے ہر ایک مخاطب کی طرف ہے نہ کہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خدا نے ہمیں قاعدہ بتلایا ہے کہ جو بات قرآن کے مطابق ہو اُس پر عمل کرو اور جو مخالف ہو اُسے رد کرو۔

کلمہ والی بات تو تم ہوتے دنوں تک خود شارع کرنیوالے ہیں یہ تو کلمہ کلمہ لئے پھرتے ہیں اور یہاں خود میرا الہام ہے انت منی بمنزلۃ اولادی

جو مامور ہو کر آتا ہے اُسکی ذاتیات سے الہام وابستہ نہیں ہوتے وہ تو شریعت کا شارح ہوتا ہے جسطرح حضرت مسیح کے وقت شریعت شارح کی محتاج تھی اُسی طرح اسوقت بھی شریعت شارح کی محتاج ہو رہی تھی۔ کیونکہ جسطرح اُس وقت یہود کے ۷۲ فرقہ تھے اسی طرح اسلام کے ۷۳ فرقہ ہو گئے اب خدا ان سب کو ملا کر ایک بنانا چاہتا ہے رات تین بجے

❀ نوٹ۔ آجکل دن خاکسار ایڈیٹر اخبار البدر کی اطلاع صاحب ضلع کو دینے کے واسطے گورداسپور گیا ہوا تھا اسلئے صبح کی سیر تو مفتی فضل الرحمن صاحب کی ڈائری سے اور مغرب اور عشا کے حالات شیخ یعقوب علی تراب صاحب سے اور دوسری اوقات کی [illegible]

ـسکے قریب مجھے الہام ہوا واما نرینک بعض الذی نعدھم للسلسلۃ السماویۃ او نتوفینک جف القلم بما ھو کائن قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد والخیر کلہ فی القرآن فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

معلوم ہوتا ہے کہ آدمی دو قسم ہیں ایک وہ کہ جانتے تو نہیں مگر اُنہیں ابھی انسانیت ہے۔ دوسرے وہ جنکے آنکھ کان فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور جبارہ میں داخل ہیں۔ وہ ہی جہنم میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقات دنیاوی کیوجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اسمیں کوئی تجویز ہے اور اُسکو ابھی مخفی رکھا ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنے والے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا اب ٹل نہیں سکتا۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب منفکین حتی تاتیھم البینۃ۔ یہ براہین کا میرا الہام ہے مجھے خدا نے اسی لئے بھیجا ہے کہ ان اہل کتاب کو بیّن دکھلا کر دم بخود کیا جاوے۔ عنقریب سمجھ لیویں گے کہ اُنکو کوئی مفر نہیں مسلمانوں نے تو اقبالی ڈگری اپنے اوپر عیسائیوں کو دیدی آؤ وہ فیصلہ ہمارے ساتھ ہی کرو جو انبیاء کے ساتھ ہونا چاہیئے تاکہ آسمان سے اُسکا فیصلہ ہو۔ تم کہتے ہو کہ مسیح کلمۃ اللہ ہے ہم کہتے ہیں ہمیں خدا نے اُس سے بھی زیادہ درجہ دیا اگر یہ اعتراض ہو کہ مسلمان تم کو کافر کہتے ہیں تو دیکھو تمکو رومن کیتھلک کافر کہتے ہیں اور تم اُنکو کافر کہتے ہو اور ڈوئی سب کو کافر کہتا ہے۔ میرے پاس تو خدا کی گواہی اور اُسکے نشانات ہیں۔ نہ کسوف وخسوف تھا نہ جماعت تھی نہ اُسکی ترقی تھی نہ طاعون تھی یہ سب باتیں تجھے قبل از وقت بتلائی گئیں۔

اس ملک پر اتفاقاً افلاس کا سخت صدمہ آیا اور اس سے بہت ہوکے اور خبیث طبع لوگ جو نرے روٹی کے طالب تھے اس عیسائی فرقہ میں چند روپیوں کے لالچ سے شامل ہو گئے۔

اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ دانیال اور حزقیل نبی کی کتابوں سے یہ پایا جاتا ہے کہ یہ ایک آخری جنگ ہے جو کہ شیطان کی لڑائی کہلاتی ہے اور خود شیطان نے تو لڑائی کرنی نہیں بلکہ انہی لوگوں کے ذریعہ سے ہو رہی ہے بس ایسی لڑائیوں سے یہ ہمارے مخالفین کو خستہ بنا دیویں گے اور آخر بات ہم پر ہی آکر پڑے گی۔ ان ہمارے مخالفوں کا سے دوبارہ دنیا میں واپس آنے والا یہ سب صفات حضرت مسیح ہی میں ہیں کم بخت خدا جانے کہاں کے کہاں چلے جاتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ پھر یہ مصرع تو حضرت مسیحؑ کے بارہ میں لکھنا چاہیئے نہ کہ آنحضرت پر۔ اور ان لوگوں کے خیال کے موافق آنحضرت تو قتل دجال سے دست بردار ہو گئے کیونکہ مسیح نے اگر قتل جو کرنا ہوا۔ اصل حصہ بھی مسیح کو ہوا اور آخر حصہ بھی مسیح کا۔

ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کا کلام تھا وغیرہ وغیرہ یہ سب الحاقی عبارتیں ہیں۔ انکے پاس الحاقی عبارتیں ہوئیں اور ہمارے پاس اصل۔

آخر پر انکا یہی جواب ہوتا ہے کہ مرزائیوں سے بات نہ کرو۔ ایک درخت کی چھوٹی اور کمزور شاخ تو ایک چڑیا کو بھی ناز سے اپنے اوپر بٹھا لیتی ہے۔ لیکن اگر اُسکے اوپر ہاتھی بیٹھنا چاہے تو ایک سکنڈ کے لئے برداشت نہیں کر سکتی۔

زمانہ اور قرائن کے لحاظ سے دیکھو کہ جو باتیں تم مسیح پر چسپاں کرتے ہو وہ پورے طور پر ہم پر چسپاں ہوتی ہیں۔ قیمتی پیشگوئیاں آمد ثانی پر تھیں وہ سارے کا سارا حقیلا ہم نے چھین لیا۔ آمد اول میں تو ساری ذلت اور مار کھانے والی پیشگوئیاں ہیں اور جلال اور عظمت والی تو آمد ثانی پر تھیں جو کہ ہم کو ملیں۔

عندہ علم الساعۃ پر حضرت اقدس نے فرمایا

یہ بات واقعی ہے اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ ساعت سے اس جگہ مراد یہودیوں کی تباہی کا زمانہ ہے وہ وہی زمانہ تھا اور جس ساعت کے یہ لوگ منتظر ہیں اُسکا تو ابھی تک کہیں پتہ بھی نہیں ہے ایک پہلو سے اول مسیح کے وقت یہودیوں نے بدبختی لے لی اور دوسرے وقت میں نصاریٰ نے بدبختی کا حصہ لے لیا مسلمانوں نے بھی پوری مشابہت یہود سے کر لی اگر ان کی سلطنت یا اختیار ہوتا تو ہمارے ساتھ بھی مسیح والا معاملہ کرتے۔ جسطرح کھانگڑ بھینس کا دودھ نکالنا بہت مشکل ہے اسیطرح سے خدا کے نشان بھی سخت تکلیف کی حالت میں اُترا کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل نے کہا تھا انا لمدرکون۔ وہ ایسا سخت مشکل کا وقت تھا کہ آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اُنکو موت ہی موت نظر آتی تھی۔ سامنے سمندر اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ اُسوقت موسیٰؑ نے جوابدیا کلا ان معی ربی پس ایسی ضرورتوں اور ابتلاکی اوقات میں نشان ظاہر ہوا کرتے ہیں جبکہ ایک قسم کی جان کندنی پیش آجاتی ہے چونکہ خدا کا نام غیب ہے اس لئے جب نہایت ہی اشد ضرورت آبنتی ہے تو امور غیبیہ ظاہر ہوا کرتے ہیں۔

لیکھرام کے قتل کی طرز اور وضع اور وقت اور تاریخ وغیرہ سب کچھ کس صفائی سے بتلایا گیا مگر بے ایمانوں کیواسطے تھوڑا سا شبہ اور اور ایمان والوں کے واسطے تھوڑی سی بات ایمان کے لئے باقی رکھ لی تھی بے ایمانی کی بات ہی ہوئی جو کہا کہ شاید انکی جماعت میں سے کسی نے اُسکو قتل کر دیا ہو۔

ظہر وعصر ان وقتوں میں حضرت اقدس نے کوئی گفتگو نہیں کی اور صرف نماز ادا کر کے تشریف لے جاتے رہے۔

مغرب عشا بعد ادائے نماز مغرب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب معمول اجلاس فرما ہوئے۔ تو قادیان میں جو چوڑھوں میں چند آدمی مر گئے ہیں۔ بدیں وجہ کہ ان ایام میں انہوں نے کئی ہلاک شدہ پھینسیں کھائی تھیں۔ لیکن کہ ... [illegible] طاعون کا بد کرہ

ہوشیار فرمایا ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق اور پھر یہ بھی تھا کہ الا الذین امنوا وعملوا الصالحات۔

فرمایا طاعون کے خوفناک نتائج بھی ہیں کیا آخر کو جنگل بنا دیتی ہے۔ اس پر حکیم نورالدین صاحب نے کہا کہ حضور میں نے پڑھا ہے کہ یہ جو نئی آبادی بار میں ہوئی ہے اسمیں پرانی آبادیوں کے نشانات ملے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ یہ قطعات آباد تھے اور طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔

حضرت اقدس نے فرمایا خواہ موذی طبع لوگ ہزاروں ہی مر جاویں

مگر میرا جی یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور دنیا کو خدا کا پتہ لگے اور ثبوت ملے کہ کوئی قادر خدا بھی ہے اسوقت دہریت اور الحاد بہت پھیلا ہوا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے بے پرواہی ظاہر کیجاتی ہے اور جن لوگوں نے بظاہر خدا تعالیٰ کا اقرار بھی کیا ہے اُنہوں نے یا تو خطرناک شرک کیا ہے جیسے عیسائی اور دوسرے بت پرست مشرک اور پھر جنہوں نے بظاہر توحید کا اقرار بھی کیا ہے جیسے مسلمان اُنہوں نے بھی دراصل شرک اختیار کر رکھا ہے اور مسیح کو خدا کی صفات سے متصف ٹھیرا رکھا ہے۔ علاوہ بریں خدا تعالیٰ کی حکومت کے نشان اُنکے اعمال سے ثابت نہیں ہوتے اعمال میں شوخی اور بے باکی اور دلیری پائی جاتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا خوف دلوں پر نہیں رہا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بے باکی کے دور کرنے میں بے شک ہزاروں ظالم طبع ہلاک ہوں تاکہ وہ دوسروں کے لئے عبرت ہو اور وہ خدا کی قدرتوں اور طاقتوں پر ایمان لانے والے ہوں۔ دیہات کے لوگ تو جنگل کے وحشیوں کی طرح ہیں مگر شہروں میں جو تعلیم یافتہ ہیں اُنکی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ ہو رہی ہے میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں میں بھی اعلائے کلمۃ اللہ اور اپنے اعمال کی اصلاح اور تبدیلی کا جوش نہیں ہے باپ دادا سے لا الہ الا اللہ سن لیا اُسیکو کافی سمجھا اعمال کی پرواہ نہیں۔

یہ جو الہام ہو چکا ہے انہ اوی القریۃ اگر منتشر کرنیکا قانون منسوخ نہ ہوتا تو اس مفہوم کو اس الہام میں داخل سمجھا جا سکتا مگر اب جبکہ سب جگہ قانون منسوخ ہو گیا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی ہے جیسا کہ دوسرے الہام لولا الاکرام لھلک المقام سے پایا جاتا ہے۔ اس میں ایک شوکت بھی ہے اور چشم نمائی ہے جیسے ایک مجرم کو جج ۳ سال کی سزا دے اور ساتھ ہی یہ کہدے کہ اصل میں ۱۴ سال کی قید کے سزا کے لایق تھا مگر عدالت رحم کر کے ۳ سال کی سزا دیتی ہے اسیطرح پر یہ الہام ظاہر کرتا ہے کہ دراصل یہ جگہ بھی ایسی ہی تھی کہ ہلاک کی جاتی مگر خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کا اکرام ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ اُسی اکرام کیوجہ سے اُسے ہلاکت سے بچا لیا اور اس طرح پر یہ نشان ٹھیرا۔

میری نصیحت اسوقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں اس لئے جہانتک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو بُرے جذبات سے روکے اور اپنے اعمال اور چال چلن میں

خاص تبدیلی کریں۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے پس اسوقت خدا سے سچا تعلق پیدا کرو سننے میں آیا ہے کہ ایک شخص عین شادی کے دن طاعون سے مر گیا دنیا کی بے ثباتی کے لئے یہ کیسی عبرت بخش مثال ہے اگر دانشمند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں انپر نظر کر نیسے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے اور یقین ہی ایک ایسی شے ہے جو اعلیٰ درجہ کی لذت اور سرور صادق الیقین کو بخشتا ہے وہ کسی اور کو میسر نہیں آسکتے خدا شناسی کے مسئلہ پر اسوقت ہزاروں قسم کے حجاب اور گرد و غبار ہیں اور وہ یقین جو لذت بخش نتائج اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ نہیں رہا اور جو دنیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والے رنج اور غم کو دور کرتا ہے اسوقت نہیں بلکہ یہ حالت ہو رہی ہے کہ اکسیر ملجاوے تو ملجاوے لیکن ایسے آدمی اس زمانہ میں ملنے مشکل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین رکھتے ہوں جسنے انکی ساری قوتوں اور جذبات پر اپنا اثر کیا ہو اور ایسی معرفت عطا کی ہو جس سے انکے گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو چکی ہو میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے دلوں کا ملنا بہت مشکل ہے جو ایمان اور اسکے لذات بخش نتائج کی معرفت سے بہرے ہوئے ہوں۔

ضرورتیں تو اسوقت بہت سی ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاوے اور اپنی چمکار سے دنیا کو روشن کرے مگر سب سے بڑی ضرورت ایسی معرفت اور یقین کا پیدا کرنا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ طاعون اسی کو پورا کر رہی ہے۔ ٹیکہ کا علاج اسوقت تک آخری علاج سمجھا گیا ہے لیکن اگر یہ علاج ٹھیک نہ ہوا تو پھر مشکل ہوگی ابھی تک اسکا پورا تجربہ بھی نہیں ہوا جب تک ایک عدد کثیر نہ ہو کیا کہہ سکتے ہیں مثلاً لاہور میں ۵۰ یا ۶۰ ہزار آدمی ٹیکہ لگوائے اور پھر ایک دو جاڑے انپر امن سے گذر جاویں تو کچھ پتہ ملے لیکن اگر ۶ ماہ کے بعد اسکا اثر زائل ہو جاوے اور ہر شش ماہی کے بعد یہ نسخہ لگنے پڑا تو پھر تو کچھ نہیں۔

احادیث میں جو آیا ہے کہ آخر خدا سے لڑائی کرینگے یہ اسی قسم کی جنگ ہوگی جو خدا تعالیٰ کی قضا و قدر کے مقابلہ کے لئے ہر قسم کی طیاری کیجاوے گی۔ میرے الہام میں جو جھنڈ الجیشی ہے اس سے مراد طاعون ہی ہے اور ایسا ہی حضرت مسیح نے اپنی آمد کا زمانہ نوح کے زمانہ کی طرح قرار دیا ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے اور واصنع الفلک کا الہام ہوا۔ اور **لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون** بھی فرمایا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عظیم الشان طوفان آنیوالا ہے اور پھر اس طوفان میں میری بنائی ہوئی کشتی ہی نجات کا ذریعہ ہوگی اب طاعون وہی طوفان ہے اور خدا کا زور آور حملہ اور اسکی چمکار ہے یہی وہ سیف الہلاک ہے جسکا براہین میں ذکر ہوا ہے طبیبوں اور ڈاکٹروں کو اقرار کرنا پڑا ہے کہ اسکا کوئی نظام مقرر نہیں ہے کہ گرمی میں کم ہوتی ہے یا سردی میں کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہوں میں گرمیوں میں بھی اسکی کثرت میں فرق نہیں آیا غرض اسکا علاج بجز استغفار اور دعا اور اپنے اعمال میں پاکیزگی اور طہارت کے کیا ہو سکتا ہے۔

پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

فجر آج سے بوجہ فجر کے وقت سردی زیادہ ہونے کے فجر کی نماز جو کہ قبل ازیں بالائی مسجد میں پڑہی جاتی تھی نیچے خاص مسجد میں پڑہی جانے لگی۔ اور حضرت اقدس نے با جماعت ادا کی۔

سیر کوئی ۸ بجے کے قریب حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے۔ کپور تھلہ سے چند ایک احباب آئے ہوئے تھے حضرت اقدس نے اُنسے ملاقات کی اور طاعون کا حال اُسطرف کا دریافت کیا۔ اس سے پیشتر حضرت اقدس قادیان کے شمال کیطرف تشریف لے جایا کرتے تھے مگر آج آپنے حکم صادر کیا کہ اسطرف (یعنی مشرقی طرف) چلئے گویا آج اس مشرقی زمین کے بخت بیدار ہوئے جسپر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک قدم پڑنے تھے۔

آج بھی وہی مضمون زیر بحث رہا جسپر گذشتہ ایام میں بحث تھی کہ عیسائی جو دوسرے نبیوں کو گنہ گار ٹھہراتے ہیں مسیح کے گناہوں کو کیوں چھپاتے ہیں فرمایا

کہ انکو (عیسائیوں کو) بحث میں ذلت اور ندامت کے سوا کچھہ بھی حاصل نہیں دوسرے پر حملہ کرنے سے پیشتر اول اپنے گھر کی صفائی تو کرلیں۔ اگر موسیٰ ؑ کے قتل پر اعتراض ہے تو وہ توریت کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے مگر مسیح ؑ کو کیا ہوا کہ انجیل نازل ہو رہی ہے اور کنجری سے تیل ملوا رہا ہے پھر موسیٰ ؑ کا فعل ارادتاً نہ تھا نہ اُسکو مارنیکا ارادہ تھا قتل کا الزام غلط ہے ہمنے خود دیکھا ہے کہ ایکدفعہ ایک شخص نے ایک بیل کو ڈنڈا مارا وہ مر گیا مقدمہ عدالت میں گیا چونکہ ایک اتفاقیہ امر تھا آخر عدالت نے اُسے چھوڑ دیا اور اشدّہ سے مراد وہ نبوت لیتے ہیں اسکی مراد نبوت نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب ہوش میں آیا۔ اشد بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک وحی کی اشد دوسری جسمانی اشد۔ موسیٰ ؑ نے مکا مارا اتفاقیہ لگ گیا۔

مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ الہام کا سلسلہ بعد بپتسمہ لینے کے شروع ہوا ہے اور روح القدس بھی پیچھے ہی اُترا۔

حضرت اقدس نے فرمایا پھر یوں کہو کہ مسیح کے برکات کا سرچشمہ یحییٰ ہی تھا۔

سچی پاکیزگی بلا روح القدس نہیں ملسکتی یحییٰ بھی اُنپر ایمان نہیں لایا وہ کہتا تھا کہ میں آنیوالے سے اول آیا ہوں مگر اُسنے انکو مسیح نہیں مانا اور اسی لئے جب اُس سے پوچھا گیا کہ تو ایلیا ہے تو اُس نے انکار کر دیا نیک نیتی کے ساتھ اُسے (یحییٰ) کچھ امور پیش آگئے اُسنے خیال کیا ہوگا کہ جب اُس نے خود میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے تو یہ مسیح کیسے ہوگا۔ ان (عیسائیوں) پر سخت مشکلات ہیں بے وقوف ہیں جو اپنی پردہ دری کراتے ہیں

پھر حضرت اقدس نے مفتی محمد صادق صاحب کو حکم دیا کہ **ملک صدق** کا حال دیکھنا جسنے ابراہیم ؑ کو تحفہ اور سوغات دیئے تھے کیونکہ یہ تین آدمیوں کو مسیح کے علاوہ بے گناہ کہا کرتے ہیں ایک ملک صدق دوسری مریم تیسرے یحییٰ انکے نزدیک تو مسیح اور مریم ہی مس شیطان سے پاک ہیں مگر قرآن نے مساوی رکھا ہے کہ ہر ایک استثناء مس شیطان سے پاک ہے کچھہ تہمتیں چونکہ مسیح علیہ السلام پر آگئی تہیں کہ یہودی لوگ اُنکو مس شیطان سے منسوب کرتے تھے اور طرح طرح کی باتیں اور الزام لگاتے تہے اس لئے اُنکا ذب ضروری تھا اُنپر سخت الزام تھے اور اب تک وہی چلے آتے ہیں سو خدا نے وُہی (الزام) اُتارے۔ دوسروں (نبیوں) پر اسقدر الزام نہ تہے اس لئے اُنکے ایسے ذکر کی ضرورت نہ تھی یہ آنحضرت صلعم کی بزرگی کا خاصہ ہے کہ جیسے جیسے یہ بہت پیچھے پڑے ہیں اُس طرف سے بہت باتیں نکلتی آتی ہیں لوگ کہا کرتے ہیں کہ فقیراں دی بد دعا نگ جاندی ہے اسی طرح عیسیٰ ؑ کی بد دعا انکو لگ گئی جو وہ دیا کرتے تھے کہ تم بے ایمان ہو۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب بات انتہا تک پہونچ جاتی ہے تو بے ایمانوں سے جواب تو بن نہیں آتا اس لئے آخر خاموش ہو کر پیچھا چھوڑاتے ہیں پھر اندرونی **مخالفوں** کی حالت پر فرمایا کہ اگر یہ کوئی تحریر نہیں کہتے تو دس بارہ آدمی ملکر آویں کہ ہمیں حق کی طلب ہے اور آدمیت کی بحث کریں جسمیں چند ایک منصف مزاج بھی موجود ہوں اور تمام باتوں پھر سنجیدگی سے غور کریں کہ حقیقت کھل جاوے مگر یہ لوگ ایسی بات کبھی نہیں چاہتے۔

دراصل یہ لوگ اب سرد ہو گئے ہیں اپنی حفاظتوں کو مقدم رکھہ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی ان (مرزائیوں) سے نہ ملے انکو جانے دو

پھر مولوی غلام قادر صاحب بھیروی کے ذکر اذکار دیگر احباب کرتے رہے کہ وہ وہابیوں کے سخت دشمن ہیں بلکہ ایک دفعہ میاں نجم الدین نے جب آپکی بیعت کی تو اُسکو طعنہ مارا کہ دیکھو تم نے وہی بات مانی جو ہم منواتے تھے۔ اور اُسنے حضور کی مخالفت میں کبھی نہ قلم اٹھایا نہ زبان کھولی بلکہ وہ اس سلسلہ کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہابیوں کی خوب خبر لی۔

پیشہ وروں کی نازنمائی پر فرمایا کہ یہ لوگ نازنمائی بغیر رہ نہیں سکتے ضرور کرتے ہیں۔

اتنے میں مکان کے قریب پہونچے اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر و عصر ان وقتوں میں حضرت اقدس صرف نماز پڑھکر تشریف لے گئے ظہر کے وقت بعد از نماز احباب گجرات نے رخصت مانگی لی۔

مغرب اذان سے پیشتر ہی حضرت اقدس بالائی مسجد میں تشریف لے آئے۔ اور جس مکان کے خرید کے متعلق حضور نے کشتی نوح میں اشتہار دیا ہے اُسکا ذکر کرتے رہے کہ توسیع مکان کی بہت ضرورت ہے جہاں تک ہو سکے جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے۔

پہر اذان ہوئی اور نماز ادا کر کے حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے۔ ایک خط اخبار عام کے کارپردازوں کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں آیا تھا جسکا راقم ایک شخص رحمت مسیح نامی بٹالہ سی تھا اُس خط میں لکھا تھا کہ قادیاں میں سخت طاعون پہوٹی ہے دہڑا دہڑ لوگ مر رہے ہیں مرزا صاحب کی جماعت بھی بہت طاعون سے تباہ ہو چکی ہے خود مرزا صاحب بھی مبتلائے طاعون ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اخبار عام نے اس خط کو بجنسہٖ حضرت اقدس کے پاس تصدیق کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ اُسکا ذکر حضرت اقدس نے کیا راقم خط کے متعلق کہا کہ بعض لوگ شریر فتنہ پردازی سے ایسا کرتے ہیں کہ ایک خط لکھکر دوسرے مخالف کا نام اُسپر لکھدیا کرتے ہیں اس لئے کیا معلوم کہ کسکا لکھا ہوا ہے۔ میں نے اخبار عام کو لکھدیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے صرف چند ایک اموات چوڑہوں میں ہوئی ہیں سو اُنکا باعث بھی مشکوک ہے۔ کچھ ڈنگر مرے تھے وہ چوڑہوں نے کہا لئے پھر چوں لگیں۔ اُنکو کہا یا ہی مرے پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ طاعون سے مرے۔

پہر تین صاحبوں نے حضرت اقدس سے بیعت کی جنمیں ایک صاحب سید اختر الدین احمد ساکن کٹک بنگال بھی تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے احمد حسین صاحب آمدہ از کٹک کی طرف سے ایک کرنسی نوٹ اور کچھ زیورات حضرت کی خدمت میں پیش کئے۔ زیورات ان صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی طرف سے تھے کہ جس کی وصیت تھی کہ یہ خاص حضرت اقدس کی خدمت میں دینی خدمت کے لئے دئے جاویں۔

حضرت اقدس نے انکے اخلاق کی تعریف کی اور فرمایا کہ خدا انکو آخرین منہم میں ملا دے۔

صحابہ کرام کے ذکر پر فرمایا کہ شیعہ سب و شتم تو کرتے ہیں مگر اُنکا کام دیکھو کہ جیسے خدا کی مرضی تھی ویسے ہی اسلام کو پھیلا کر دکھا دیا۔

خوب جانتے تھے کہ بیویاں مرینگے بچے ذبح ہونگے اور ہر ایک قسم کی تکلیف شدید ہوگی۔ مگر پھر بھی خدا کے کام سے مونہہ نہ پھیرا۔

یہی فقرہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک جماعت وہ ہے کہ اپنا نحب (ذمہ) ادا کر چکے ہیں جیسے **منھم من قضیٰ نحبہٗ ومنھم من ینتظر** پ ۲۱ ع ۱۹ کیسا سرٹیفکٹ ہے کہ بعض نے میری راہ پر جان دی۔ ایک جان وہ ہے جسپر عیسائی بڑک رہے ہیں اور پیچھے سے معلوم ہوا کہ وہ بھی نہیں دی گئی۔

ہمنے تحقیق کر لی ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ انسانی قویٰ جو کر توت کر رہے ہیں اُنکا افراط اور تفریط یعنے بے محل استعمال۔ نافرمانی ہوتا ہے تو خدا کا لطف و کرم مانگنا کہ تو رحم کر اور انکے استعمال کی افراط تفریط سے محفوظ رکھ یعنی اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرنی ہے۔ مسیح بھی خدا کی مدد کے محتاج تھے اگر کوئی اس طرح نہیں سمجھتا تو وہ مسلمان نہیں۔

بڑا اتقافی اللہ وہ ہے جو کہ ہر آن میں خدا کی امداد چاہتا ہے جیسے **ایاک نعبد وایاک نستعین**۔

پھر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے **اپی فینی** ایک انگریزی عیسائی پرچہ میں سے حضرت اقدس کو ایک مضمون سنایا جو کہ ایک مسلمان کی قلم سے استغفار کے متعلق نکلا ہوا تھا جسمیں اُس نے اپنی نادانی سے ایک عیسائی کو یہ جواب دیا تھا کہ استغفار کا حکم آنحضرت کی طرف منسوب نہیں ہے بلکہ اس سے امت مقصود ہے کہ آپکی امت استغفار کرے۔

اس مضمون پر اس عیسائی پرچہ کے ایڈیٹر نے اُسپر اعتراض کیا ہوا تھا کہ اگر یہ حکم رسول اللہ کو اس لئے ہوا کہ امت کو تعلیم دیں تو امت کے روبرو پڑہکر سنا دینا کافی تھا مگر ایک دن میں ستر ستر اور سو سو بار استغفار کرنے اور پھر تنہائی میں کرنے سے کیا فائدہ تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لوگ نادانی سے نہیں سمجھتے اس مسلمان شخص نے تو خود عیسائیوں کو اعتراض کا موقعہ دیدیا ہے اور یہ اُسکی کم فہمی ہے کہ اُس نے خود استغفار کا مطلب نہیں سمجھا (اس سے مراد تو ترقی مراتب ہے)

پھر ایک اور مسلمان کا مضمون اُسی پرچہ میں سے سنایا جسنے لفظ ذنب کے متعلق لکھا ہوا تھا اور حضرت اقدس کے مضمون مندرجہ انگریزی میگزین میں سے اُسکا جواب اقتباس شدہ تھا۔ اس شخص نے اپنے جواب میں انگریزی میگزین کا حوالہ بھی دیدیا تھا۔

اس سے حضرت اقدس بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ اس ترتیب سے علاوہ جواب معقول ہونے کے اس سلسلہ کی یہ تائید ہوئی کہ تیرہ چودہ ہزار آدمیوں میں میگزین کا اشتہار ہو گیا جنکے پاس یہ عیسائی پرچہ جاتا ہے۔

پھر عیسائیوں کے بپتسمہ دینے کے وقت جو پانی وغیرہ چھڑکا جاتا ہے اور بعض انکے فرقے اُسوقت نئے دیندار کو ایک چھوٹے سے حوض میں دہکا دیدیتے ہیں اُسکے ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ پانی کا لحاظ تو ہر ایک نے رکھا ہی ان لوگوں نے تالاب وغیرہ رکھا ہے اور قرآن نے گریہ و بکا کا پانی رکھا ہے۔ وہ ظاہر پر گئے ہیں اور قرآن شریف حقیقت پر گیا ہے جیسے **تریٰ اعینھم تفیض من الدمع**۔

عیسائی پرچہ اپی فینی میں قرآن کریم پر شریعت کے متعلق حملہ ہوا ہوا تھا۔ اور اُسکے مقابل پر انجیل کو مبارک بتلایا ہوا تھا جسنے شریعت کو لعنت کہا ہے۔

اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب انہیں شریعت کوئی نہیں ہے تو اگر انکو کہا جاوے کہ نجاست کہاؤ تو کہا سکتے ہیں اور ماں کے ساتھ زنا کریں تو کر سکتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ یہ لوگ کپڑے کیوں پہنتے ہیں کیونکہ انکو مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ برائے نام گناہ گناہ کرتے ہیں اور اصل میں چاہتے ہیں کہ ہر ایک گناہ کو چالاکی سے ہضم کر لیں جب ہر ایک قسم کی بدکاری کرنے پر وہ طیار ہیں تو پہر گناہ کیا شے ہے اگر باکرہ ہمشیرہ یا لڑکی کو نکاح میں لا دیں تو وہ حرام نہیں ہے اگر کہیں کہ سابقہ کتب میں حرام ہے تو وہ اُنکے نزدیک منسوخ ہیں۔

آنحضرت صلعم کے جنگوں پر فرمایا کہ وہ تو جائز طور پر جنکو مارنا تہا مار چکے مگر ان لوگوں (عیسائیوں) نے لاکہوں خون ناجائز طور پر کئے۔

(عیسائی مذہبی جنگوں سے پتہ لگتا ہے کہ کسقدر خون ناحق ہوئے ہیں)

انسان کا خلق اُسکی فتح اور کامیابی کے متعلق ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ صبر وغیرہ اخلاق فاضلہ مصیبت اور بلا کے وقت دکہلاتا ہے وہی فتح اور اقبال کے وقت دکہلاوے رسول اللہ صلعم کو دونوں قسم کے وقتوں پر اخلاق دکہلانے کا موقع ملا جو خلق عظیم تنگی اور بلا کے وقت آپ مکہ میں دکہلاتے تھے وُہی آپ نے بادشاہ ہو کر دکہلایا۔

حضرت مسیحؑ کا کوئی اخلاقی شعبہ خلق کا دکہلاؤ وہ اس سے بالکل فارغ ہیں بلا ثبوت تو جوگی بھی مدعی ہو سکتے ہیں کہ ہمنے نفس کو مارا ہوا ہے۔ ستر بی بی از بے چادری! مسیح نے تو امام حسین علیہ السلام جتنا حوصلہ بھی نہ دکہلایا کیونکہ

(عبداللہ احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان)

عہدہ مولویت سے استعفاء :- چونکہ میں اپنے لئے مولویت کا لقب پسند نہیں کرتا اسلئے عام الناس سے ہے کہ کوئی صاحب مجھے اس لقب کے ساتھ مخاطب نہ فرماویں میرے لئے صرف عبداللہ ہونا کافی ہے ...

انکو مفر کی گنجایش تھی اگر چاہتے تو جا سکتے تھے مگر جگہ سے نہ ہلے اور سینہ سپر ہو کر جان دی اور مسیح کو تو مفر ہی کوئی نہ تھا یہودیوں کی قید میں تھے حوصلہ کیا دکھلاتے۔

پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس نماز با جماعت گذار کر تشریف لے گئے۔

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء

فجر نماز حضرت اقدس نے با جماعت ادا کی

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور شرقی جانب آپ نے چلنے کا حکم دیا فرمایا کہ اس طرف جنگل ہے ادہر ہی چلئے جلد جنگل میں نکل جاتے ہیں۔

نزول المسیح کے متعلق مفتی محمد صادق صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ پیشگوئی کا سبقت لے کر ادا ہو گا وہ ایک نیا نشان ہو گا۔ خدا کا عمیق علم اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن باتوں کا وجود بھی نہیں ہوگا انکی قبل از وقت خبر دیتا ہے اُس کا علم غیبوبیت سے پتہ لگتا ہے کیونکہ طاقتوں اور قدرتوں کے ساتھ بھرا ہوا ہوتا ہے اس علم میں غیب بھی ہوتا ہے اور طاقت بھی۔ نجومی جھوٹا ہوتا ہے اسکے ساتھ طاقت نہیں ہوتی انبیاء کی خبر و نمیں طاقت بھی ہوتی ہے جیسے دشمن کا ادبار اور اپنا اقبال دشمن کو شکست اور اپنی فتح۔ جو اسے نجومی کے ساتھ ملاتے ہیں وہ دہوکا کہاتے ہیں کیونکہ اس میں صراحت ہوتی ہے کہ وہ (نبی) ایسا وجود ہے کہ دشمن کو پامال کرنا چاہتا ہے۔ یہ چھیڑ چھاڑ جو عیسائیوں (کے اعتراضوں) کی ہوئی ہے آخر کسی حد تک بڑہتی جاویگی مگر آخر کار فیصلہ ہو گا خدا تو ایک دم میں فیصلہ کر سکتا ہے مگر وہ تماشہ دیکھنا چاہتا ہے زمین میں کشمکش رہتی ہے مگر آخر کار فرشتہ آکر ہاتھ مارتا ہے تو فیصلہ ہو جاتا ہے۔

پھر ڈوئی کا ذکر ہوا کہ اُسے اس ماہ کے آخر میں ہمارا رسالہ مل جاویگا۔ فرمایا کہ معلوم نہیں کہ ذکر کرے (اخبار میں) یا چپ رہے۔ اُسکے چپ رہنے سے معلوم ہوگا کہ یہ جیسے خدا بنا رہا ہے تو اسے کچھ جرأت بھی ہے کہ نہیں اگر ذکر نہ کیا تو معلوم ہوگا اس عقیدہ میں اسے خود کھٹکا ہے جسجگہ اس نے ہاتھ ڈالا ہے اسکا اُسے خود علم نہیں۔ جو توحید پہ نہیں ہوتا اُسے اُس کا قلب خود جھوٹا ثابت کرتا ہے ان لوگوں نے ہزاروں بحثیں کیں اور جلسے بھی کئے مگر اب تک کوئی ایسی خصوصیت ثابت نہ کر سکے کہ حضرت مسیح کو انسان سے برتر کچھ خصوصیت ہے کہ نہیں۔

ٹھاکر داس نے یہ بھی مان لیا ہے کہ انجیل کتب سابقہ کا خلاصہ ہے کوئی نئی نہیں ہے۔ مسیح صرف مصلوب ہونے کو آیا تھا۔

ڈوئی کے نزدیک انسان حقہ شراب اور سور کھانے سے تو کافر ہو جاتا ہے مگر انسان کو خدا بنانے سے نہیں ہوتا اور شرک تو مثل چوہوں کے ہیں اُنسے نفرت کرتا ہے اور جو بڑا بھاری شرک ہاتھی کی مثال ہے اُسے قبول کیا ہوا ہے۔

قوم کو چونکہ اس شرک میں بہت ہی گرفتار دیکھا اس لئے دلیری نہ کر سکا کہ اُنکی مخالفت کرے (مسیح کو خدا مانتے ہیں)

پگٹ کے ذکر پر فرمایا کہ لوگ بہت ہی گھبرائے ہوئے ہیں کہ آخر گھبرا گھبرا کر مسیح کو منگوا رہے ہیں۔

ڈوئی و پگٹ کے دعاوی کی اشاعت پر فرمایا کہ انکی شہرت کا باعث اخبار ہوتے ہیں اُنکے مقابلہ میں پنجاب کے اخبار تو گویا برائے نام ہیں۔ وہاں تو ایک دن میں لاکھوں کو خبر ہو جاتی ہے۔

ڈوئی کی نسبت اگر ہمارے مقابلہ پر پگٹ آوے تو بہت اثر ہوگا۔ دجال ایک گروہ کا نام ہے اور سیاحت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا کہ خدا کی کتابوں کو توڑ مروڑ کر اپنے منشار کے مطابق بنا لیا۔ اور پھر فلسفہ کے رنگ میں خدائی کا دعویٰ کیا۔ انکی مثال ایسی ہے کہ ایک شاگرد اُستاد سے پڑھ رہا تھا سبق میں مثال آئی ضرب زید عمرو شاگرد نے اُستاد سے پوچھا کہ زید نے عمر کو کیوں مارا اُستاد نے کہا صرف ایک مثال ہے۔ شاگرد نے کہا کہ نہیں یہ تو اصل واقعہ ہے سبب بتلائیے کہ مار کی نوبت کیوں پہونچی آخر اُستاد نے دیکھا کہ یہ پیچھا نہیں چھوڑتا اس لئے کہا کہ اب مجھے سبب مار کا یاد آگیا کہ عمرو نے و کا حرف چرا لیا ہے اور اپنے نام کے ساتھ لگا لیا ہے۔ تب شاگرد نے کہا اب ٹھیک ہے باعث تو معلوم ہو گیا۔

پگٹ کو ضرور چٹھی لکھنی چاہیئے اگر مقابلہ کرے تو خوب اثر ہوگا اور لوگ بھی توجہ کریں گے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ چٹھی لکھدی ہوئی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ بہ نسبت امریکہ کے ولایت والوں کو ہم سے بہت واسطہ ہے۔ اسکا اگر مقابلہ ہو اور وہ لکھا جاوے تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کوئی نشان ظاہر کر دے۔

ڈوئی نے تو کم مرتبہ اختیار کیا ہے مثل غلاموں کے اگر وہ (پگٹ) ذرہ دلیر ہے تو یہ (ڈوئی) قابو آیا ہوا ہے کیونکہ وہ اُسکی مقررہ میعاد کے اندر آگیا ہے۔ کہدیوے کہ مسیح پانی کی طرح پگھل کر آسمان سے آیا ہے اور میرے اندر رچ گیا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال کے متعلق جب سوال ہوا کہ وہ کیا ایسے اعلےٰ درجہ والا ہوگا کہ چاند سورج سب پر اختیار پاوے گا اور مردہ زندہ کرے گا تو آپ نے فرمایا کہ یہ جھوٹ ہے اُسے رتی بھر اختیار نہ ہوگا صرف مکر اور حیلہ ہی ہوگا۔

ڈوئی نے ایک بات عجیب کی ہے کہ معجزات مسیح کی مٹی پلید کر دی سلب امراض کے معجزہ ہی مسیح کی نسبت اِن کے ہاتھ میں تھے ویسے ہی ڈوئی بھی کرتا ہے اور جب کوئی اعتراض کرے کہ تمہاری لڑکی اچھی نہ ہوئی تو جواب دیتا ہے کہ مسیح سے بھی فلاں فلاں مریض اچھا نہ ہوا۔

کیسے منحوس معجزے تھے کہ جو شخص ان کے نزدیک کافر ہے وہ بھی وہ معجزے دکھلا سکتا ہے حالانکہ موسےٰ کی طرح نہ اس نے سونٹے کا سانپ بنایا اور نہ کچھ اور۔

بس یہی استدلال کافی ہے کہ نہ ہے خدائی ایک کافر نے بھی وہ بات کر کے دکھا دی سلب امراض کوئی شے نہیں یہ تو ہی بھی کر سکتے ہیں اور فاسق فاجر جو خدا کی راہ سے غافل ہیں وہ بھی کر سکتا ہے ڈوئی سے پوچھا جاوے کہ مسیح کے معجزات تو وہی ہیں جو تو کر رہا ہے اور تو ان لوگوں کے نزدیک کافر ہے اب بتلا کہ مسیح وہ معجزات کونسے ہیں جو اسکی خدائی پر دلیل ہیں۔

آنحضرت کے زمانہ میں ایرانی لوگ مشرک تھے۔ اور قیصر روم جو کہ عیسائی تھا در اصل موحد تھا اور مسیح کو ابن اللہ نہیں مانتا تھا اور جب اس کے سامنے مسیح کا وہ ذکر جو قرآن میں درج ہے پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ میرے نزدیک مسیح کا درجہ اس سے ذرہ بھی زیادہ نہیں جو قرآن نے بتلایا ہے حدیث میں بھی اس کی گواہی بخاری میں موجود ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی کلام ہے جو کہ توریت میں ہے اور اس کی حیثیت نبوت سے بڑھکر نہیں ہے۔

اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ الٓمٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین لله الامر من قبل و من بعد ویومئذٍ یفرح المومنون بنصر الله

یعنے روم اب مغلوب ہو گیا ہے مگر تھوڑے عرصہ میں (۹ سال میں) پھر غالب ہوگا عیسائی لوگ نہایت شرارت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت نے دونوں طاقتوں کا اندازہ کر لیا تھا اور پھر فراست سے یہ پیشگوئی کر دی تھی ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح مسیح بھی بیماروں کو دیکھکر اندازہ کر لیا کرتا تھا جو اچھے ہونے کے قابل نظر آتے تھے ان کا سلب امراض کر دیتا۔ اس طرح تو سارے معجزات انکے ہاتھ سے جاتے ہیں

یومئذٍ یفرح المومنون اسدن مومنوں کو دو خوشیاں ہونگی ایک تو جنگ بدر کی فتح دوسری روم والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی۔

ننتر جنتر بھی سلب امراض ہی ہے مگر بڑا خبیث کام ہے اس لئے اسلام میں اس کی بجائے خدا پر توقع رکھا گیا ہے اور صرف روحانی امراض کے لئے سلب رکھا گیا ہے جیسے قد افلح من زکٰھا حضرت مسیح تو روحانی امراض کا سلب نہ کر سکے اس لئے گالیاں دے چلے گئے اور آنحضرت کے سلب امراض کا نمونہ صحابہ ہیں۔

اس طرح آزمایش کرو کہ خدا اور رسول کی راہ میں کیسا صدق دکھلایا آپس کی رنجشیں خانگی امور ہوتے ہیں انکا اثر ایمان پر نہیں پڑ سکتا خدا تعالےٰ فرماتا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یہ ایک پیشگوئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں آپس میں رنجشیں ہونگی لیکن غل انکے سینوں میں سے کھینچ لیں گے وہ بھائی بھائی ہونگے تختوں پر بیٹھنے والے اب شیعوں سے پوچھو کہ اسوقت زمانہ نبوی میں تو کوئی رنجش نہ تھی اور اگر ہوتی تو آنحضرت صلعم اُس وقت آپس میں صلح کروا دیتے۔ آخر یہ بات آئندہ زمانہ میں ہونے والی تھی ورنہ اسطرح پھر آنحضرت صلعم پر حرف آتا ہے کہ اُنہوں نے صلح کی کوشش تو کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ یہ بات شیعہ پر بڑی دلیل ہے وہ صرف دو آدمیوں کا نام لیتے ہیں جو کہ آنحضرت صلعم کے بعد ہوئے ہم کہتے ہیں کہ آیت تو پیغمبر خدا پر اُتری تھی نہ علی پر اور نہ کسی اور پر۔ اگر کہو کہ اُسوقت ہی غل تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ صحابہ ایسے سخت دل تھے کہ آنحضرت صلعم نے بار بار کہا اور سمجھایا مگر کسی نے آپکا کہنا نہ مانا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے یہ تو بڑی بے ادبی ہے۔ اس کا پتہ لگتا ہے کہ یہ بعد کی خبر ہے۔ مگر خدا کے سامنے یہ کوئی شے نہیں اسی لئے فرماتا ہے کہ تم اسپر خیال نکرو یہ بشریت کے اختلاف ہیں ہم اُنکو بھائی بھائی بنا دیویں گے خدا تعالےٰ ہی نے یہ پیشگوئی کی کہ ایسا ہوگا بعض آپس میں لڑیں گے۔ پھر سب سے آخر جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے نیز فرمایا وہ وہی گروہ تھے کہ جنہوں نے آپکی صحبت نہ پائی مگر آپ کو دیکھ لیا۔ ایسے لوگ تیسرے طبقہ میں ہیں اور بعض اُنہیں سے مرتد بھی ہو گئے تھے اُنکی نسبت ہے کہ آپ (بروز قیامت) خدا تعالیٰ کو کہیں گے کہ یہ تو ایمان لائے تھے۔ خدا تعالیٰ کہے گا ماتدری یعنی تجھکو علم نہیں۔

کیونکہ وہ لوگ آپکی صحبت میں بہت قلیل رہے تھے اور وہی تھے جو پیچھے بعض اُنہیں سے مرتد بھی ہو گئے اور زکواۃ نہ دینے کیوجہ سے قتل ہوئے تھے۔ اہل اسلام خود اس قسم کے مرتد مانتے ہیں جو صحابہ کہلاتے تھے مگر یہ تو قرآن ہے جو بتلاتا ہے جو آپس میں موحدین ہونگے اُنہیں بھی تفرقہ ہوگا۔ ایک وہ موحد تھے جنہوں نے کم وقت پایا۔ اور پھر انکی نسبت قرآن شریف نے کہا ہے لا تقولوا اٰمنا بل قولوا اسلمنا یعنی ہمنے مقابلہ چھوڑ دیا لیکن اُنکے دل میں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا انہی کی طرف اشارہ ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کجا صحابہ کی شان اور کجا یہ لوگ۔ ایک گروہ جان دے چکا خدا نے روح القدس سے اُنکی تائید کی۔

بعض وقت غیر محل پر ذکر کرنے سے ایک عالم بھی گھبرا جاتا ہے جیسے اگر کوئی شیعہ کہے کہ .... کون ہے تو خدا نے بتلا دیا کہ یہ لوگ جو پیچھے آئے تھے اور داخل اسلام ہوئے تھے۔

ظہر و عصر اِن دو وقتوں میں حضرت اقدس آتے ہی نماز ادا کر کے تشریف لے جاتے رہے اور کوئی مجلس ایسی منعقد نہیں ہوئی جسمیں کوئی قابل تذکرہ امر بیان ہوا ہو۔

مغرب و عشا مجوزہ مکان کی تعمیر کیواسطے میر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ لکڑی کا بندوبست بہت جلد کرنا چاہیئے اور مولوی عبد الکریم صاحب کو تاکید کی کہ احباب کی توجہ چندہ کیطرف مائل کرنی چاہیئے اور تاکید کرنی چاہیئے کیونکہ یہ کام بلا چندہ کے نہیں ہو سکتا۔

(اس مکان کے جلد تعمیر کرنیکی علت غائی یہ ہے کہ توسیع مکان ہو جاویگی تو زیادہ احباب اسمیں رہ سکیں گے اور خصوصیت کے ساتھ جو الہام انی احافظ کل من فی الدار ہے وہ تمام اُس خاص حفاظت سے حصہ گیر ہو سکیں گے)

مولوی محمد علی صاحب نے ایک خط حامد سنو صاحب (ایک نو مسلم انگریز) کا پڑھکر سنایا اسمیں راقم نے اس امر پر تعجب کیا ہوا تھا کہ میگزین کی انگریزی محمد علی صاحب کی ہوتی ہے اور نیز راقم نے ایک کتاب تصنیف کی تھی اُسکے متعلق بیان تھا کہ اگر اجازت ہو تو وہ حضرت اقدس کے نام مبارک پر طبع کی جاوے حضرت اقدس نے کہا کہ اول وہ کتاب آجاوے دیکھکر پھر رائے قائم کی جاوے گی۔ اور اسی پر حضرت اقدس نے یہ بھی تجویز فرمایا کہ اپنے عقاید کی ایک مختصر فہرست چھاپ دی جاوے کہ عقیدہ کے ہر پہلو کا اُس میں بیان ہو معجزات۔ فرشتہ۔ وحی۔ حیات و فات مسیح وغیرہ۔ تاکہ جب کسی کو اپنے عقائد کے متعلق اطلاع دینی ہو تو جھٹ وہ روانہ کر دی۔

میر ناصر نواب صاحب کی تائید پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب کا ایسی عمدہ انگریزی لکھنا ایک خوارق عادت امر ہے چنانچہ انگریزوں نے بھی خیال کیا ہے کہ ہم نے کوئی یورپین رکھا ہوا ہے جو کہ انگریزی رسالہ لکھتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ یہ خدا کا فضل ہی ہے ورنہ اس سلسلہ سے پیشتر میرا ایک حرف تک کبھی شائع نہیں۔ (اللّٰھم زد فزد)

مفتی محمد صادق صاحب حسب الارشاد حضرت اقدس ایک عیسائی کتاب سے گناہ کی حقیقت سناتے رہے اس کتاب میں ایک جگہ گناہ کی تعریف یہ لکھی تھی کہ جو امر کانشنس یا شریعت کے خلاف ہو وہ گناہ ہے حضرت اقدس نے فرمایا قرآن شریف میں بھی ہے لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر یعنی اگر ہم شریعت پر چلتے یا کانشنس پر ہی عمل کرتے تو اصحاب السعیر سے نہ ہوتے۔

موسیٰ پر الزام جو لگایا ہے کہ جو عیسائی لگاتے ہیں۔ اُسکی نسبت فرمایا کہ وہ گناہ نہیں تھا اُنکا ایک اسرائیلی بھائی نیچے دبا ہوا تھا طبعی جوش سے اُنہوں نے ایک مکا مارا وہ مر گیا جیسے اپنی جان بچانے کے لئے اگر کوئی خون بھی کر دیوے تو وہ جرم نہیں ہوتا۔ موسیٰ کا قول قرآن شریف میں ہے من عمل الشیطان یعنی قبطی نے اُس اسرائیلی کو عمل شیطان (فاسد ارادہ) سے دبایا ہوا تھا۔

پھر اُس کتاب میں خود غرض کو گناہ کہا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہر ایک خود غرضی گناہ میں داخل نہیں ہے جیسے کہانا پینا وغیرہ جب تک کہ وہ خلاف کانشنس یا شریعت نہ ہو۔ جب خدا کے حکم کو توڑ کر کوئی شہوات کی خواہش کرے تو گناہ ہے اور جو (اشارہ مسیح) اپنے نفس کے لئے نجات چاہتا ہے یہ خود غرض ہے کہ نہیں۔

مسیح کے گناہ اُٹھانے پر فرمایا کہ اُس نے تمام کے گناہ اُٹھا کر پھر گناہ کیا کہ اُس کو معلوم تھا کہ دُعا قبول نہ ہوگی مگر پھر بھی کرتا ہی رہا۔

کتاب تھوڑی سنکر نماز ادا کی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

زید۔ سنا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود کا دعوی کرتے ہیں کیا اُنکا منکر کافر ہو سکتا ہے۔

بکر۔ بہرحال جو مسیح آنیوالا ہے خواہ وہ مرزا صاحب ہوں خواہ کوئی اور مسیح جو اس سند پر آوے اُسکے منکر کو تم کیا کہتے ہو۔

زید۔ حقیقی مسیح جو ثابت ہو اور پھر جو اُسے نہ مانے وہ تو مرتد کافر ہے۔

بکر۔ پھر تم نے خود ہی مسئلہ حل کر دیا مرزا صاحب کہتے ہیں میں حقیقی آنے والا ہوں۔

زید۔ بس معلوم ہوا تم مرزائی ہو۔

لوکل خبریں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت سے ہیں صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے بیماری سے اب کلی صحت پالی ہے۔

لاہور میں ایک ڈاکٹر پادری نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک مخالف مولوی کو اس غرض سے نوکر رکھا جاوے کہ وہ حضرت مسیح کی نمایاں ترقی کو روکنے میں انکی مدد کرے۔ پادری صاحب کو افسوس ہے کہ نو تعلیم یافتہ لوگ احمدیہ سلسلہ کی طرف جھکتے جاتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت چند دن بعارضہ بخار و نزلہ علیل رہی اب بفضل خدا بالکل آرام ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی اہلیہ سابقہ امروہہ میں فوت ہوگئیں۔

اس ہفتہ کا تازہ الہام

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔

آج مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس ایک شہادت پر بٹالہ تشریف لے جانے والے ہیں

مولوی سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مقام مد سے واپس آئے وہاں جو مباحثہ ہوا ہے اس کارروائی کے متعلق ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے پرچہ میں کچھ لکھنے کے قابل ہوں گے۔

انتخاب عام خبریں اخبارات

نیشنل کانگرس کا اجلاس اس سال معمولی تاریخوں سے پیشتر اس لئے ہوگا کہ ڈیلیگیٹوں کو دربار دہلی میں شریک ہونیکا موقعہ ملسکے۔

تعلقہ کھید کے موضع اسیلوادی میں تین ڈاکو مسلح ہو کر آئے اور ہر ایک گھر میں گھسکر ایک ایک ہزار روپیہ مانگا ایک دیہاتی کو تلواروں سے بھی زخمی کیا پھر بھاگ گئے لیکن دو گرفتار ہوگئے۔

رنگون میں گاڑی والوں کے کام چھوڑنے سے پبلک کو بہت تکلیف ہے۔

ڈبلیو بی رائٹ قائم مقام انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی ۲۸ اکتوبر سے قائم مقام رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی مقرر ہوئے

دربار دہلی کی تقریب پر ہاتھیوں کو دہلی لیجانیکے لئے ریلوے محکمہ کو بڑی اونچی اور مضبوط گاڑیاں بہم پہونچانے میں سخت دقت درپیش ہے۔

حضور نظام کے وزیر اعظم اور دیگر افسروں کے لئے دہلی میں سینٹ میریز ہوم ۱۸ ہزار روپیہ پر کرائے لیا گیا ہے۔

دہلی میں انسداد طاعون کی یہ تجویز کیگئی ہے کہ غازی آباد انبالہ سونی پت رہتک اور ریواڑی کے سٹیشنوں پر دہلی جانے والے مسافروں کا معائنہ کیا جاوے اور طاعون زدہ مقام کے مسافر کے نام سے حکام مجاز کو اطلاع دی جاوے۔

ٹائمز کا نامہ نگار پیکن سے اطلاع دیتا ہے کہ اُس نے مانچوریا پر پورا قابو پالیا ہے

بوئر سپہ سالاروں نے ہالینڈ بلجیم فرانس اور جرمنی کے دوروں میں ۳۲ ہزار پونڈ وصول کئے ہیں۔

مصر میں اب ہیضہ کا زور کم ہوگیا ہے۔

کابل میں آجکل غلہ بہت گراں ہے ایک کابلی روپیہ میں صرف ۴ پشاوری سیر آٹا ملتا ہے۔

کراچی میں ڈنگو بخار کی بہت شکایت ہے کئی جگہ اس بخار سے مریض بہت دیر تک بیمار نہیں رہتا لیکن حرارت جسمانی بہت جلد ۱۰۳ درجہ تک پہونچ جاتی ہے

قصور کے اہل اسلام نے ایک قابل قدر اصلاح کی ہے کہ اپنی شادی کے موقعہ پر کنچنیوں کا ناچ بالکل بند کردیا ہے آٹھ ماہ سے برابر اس پر عمل درآمد ہورہا ہے۔

ضلع لاہور میں طاعون کا ٹیکہ اس کثرت سے لگا ہے کہ وہاں انکا مصالحہ ختم ہوگیا ہے اور تجویز ہوئی ہے کہ بعض دوسرے اضلاع میں ٹیکہ کا عمل درآمد بند کردیا جاوے اور وہاں سے مصالحہ منگوا کر ضلع لاہور میں استعمال کیا جاوے۔

جنرل ہل صاحب انسپکٹر جنرل والنٹیرز ۱۵ نومبر کو شملہ سے روانہ ہونگے اور دو ماہ تک دہلی میں قیام فرماویں گے۔

گلگت ایجنسی میں اس سال ۸۱ ہزار روپیہ سڑکوں اور عمارتوں کے اخراجات کے لئے منظور ہوا ہے

ہفتہ مختتم اول نومبر میں کراچی میں طاعون کی دس وارداتیں اور ۷ موتیں ہوئیں۔

ہز ہائی نس آغاخاں بمبئی کے خوجہ فرقہ کے سردار جو کہ ولایت میں جلوس تخت نشینی پر تشریف لیگئے ہوئے تھے غالباً ۲۰ نومبر تک واپس ہند آجاویں گے۔

پارچوگیز حکام نے حکم صادر کیا ہے کہ بیرہ (افریقہ) میں وہ مسافر وارد ہوسکتے ہیں جنکے پاس ۵۰ پونڈ موجود ہوں جنمیں سے ۳۰ پونڈ انکو کمشنر پولیس کے پاس امانت رکھنے پڑیں گے۔

شاہدرہ علاقہ لاہور میں گذشتہ ۲ ہفتہ کے درمیان طاعون سے ۱۴ وارداتیں و ۹ موتیں ہوئی ہیں جنمیں سے ۴ موتیں ایک ہی گھر میں واقع ہوئیں۔

انڈین ڈیلی نیوز کو ایک اُسکا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ ریلوے نے جہاں یوروپ اور تماشہ والی کمپنیوں اور جلسوں میں شامل ہونے والوں کیواسطے کرایہ میں تخفیف کی ہے کاش کہ اُن غریب بیماروں کی بھی خبر لی جاتی جو سگ دیوانہ کا شکار ہوتے ہیں اور پھر بوجہ افلاس کے کسولی علاج کے لئے نہیں پہونچ سکتے۔

لکھنو کے ایک شریف خاندان کے دو ارکان جو سگے بھائی ہیں اُنمیں یہ مقدمہ چل رہا ہے کہ ایک بھائی نے دوسرے بھائی پر دعوی کیا ہے کہ اسنے اپنی لڑکی میرے لڑکے سے بیاہ دی ہوئی حالانکہ وہ لڑکی دوسری جگہ بیاہی جاکر صاحب اولاد ہو چکی ہے۔

سوئیزرلینڈ میں ایک شخص نے ہاتھی دانت کے پرزوں سے ایک گھڑی بنائی ہے جو بہت سچا وقت دیتی ہے۔

امیر صاحب کابل موسم سرما کا آخری حصہ جلال آباد میں کاٹیں گے ماہ جنوری میں وہاں رونق افروز ہونگے خبر ہے۔

دربار کیمپ دہلی میں ۹ تارگھر معہ ایک بڑے ہیڈ آفس کے کھلیں گے۔

رنگپور میں ایک مسلمان بیوہ نے ۸ ہزار سالانہ کی آمدنی غریب مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے وقف کردی۔

نیپلز میں گیس کے پائپ پھٹ جانے سے ایک گرجہ شق ہوگیا ۵ آدمی مرگئے۔

پیرس دارالخلافہ فرانس میں ایک پوسٹ کارڈ ملا ہے جو ہوا کے ذریعہ کسی جگہ سے آیا تھا ایک اخبار لکھتا ہے کہ یہ کارڈ ایک بیلون سے گرا ہے جو آٹھ ہزار فیٹ بلند خیال کیا تھا۔

خان بہادر محمد برکت علی خانصاحب سابق وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور نے اپنی ممبری سے استعفا دیدیا۔

مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ۱۰۰ برس کی عمر میں فوت ہوگئے اُنکی نسبت حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ مات ضالٌ ھائماً

حضرت اقدس نے اسے شعر میں یوں منسلک کیا ہے

مرگیا شیخ دہلوی نا مان صفات ✤ مات ضالٌ ھائماً سال وفات

مطبع الصدیق قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام فیض علی صاحب مینیجر طبع ہو کر شائع ہوا۔